اشاعۃ السنۃ

نمبر ۸ و ۹ و ۱۰ جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان و شوال سنہ ۱۳۰۱ مطابق جون جولائی اگست سنہ ۱۸۸۴

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابون و رئیسون سے سالانہ ما گورنمنٹ اور عام اغنیا سے صہ متوسط الوسعت سے عہ کم وسعت لوگون سے ۱۲ بے وسعت اہل علم سے جو انکی اشاعت کرین **دعا خیر**۔

خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہیے اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا۔ ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار واجب الاظہار

ایک شخص **فیض الحق** نامی پست قامت پیوستہ ابرو۔ گربہ چشم۔ گندم گون۔ عرصہ دو سال سے ہندوستان و پنجاب کے اکثر شہرون مین ہمارا رشتہ برادری جتا کر ہمارے نام جعلی خطوط دکہا کر لوگون کو دہوکہ دے رہا ہے۔ پہلے تو وہ قیمت اشاعۃ السنہ لوگون سے وصول کرتا رہا جسکی انسداد کیلئے اشاعۃ السنہ سنہ ۱۸۸۳ کے نمبر ۲ نہم کے معمولی اشتہار مین مجملا بلا ذکر نام یہہ اسکا حال جتایا گیا تہا اور اسکے بعد ہمیشہ اسی اشتہار مین اسکے خیال سے یہہ فقرہ لکہا جاتا ہے کہ "ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی اور سبیل سے نہو"۔ اب اسنے اپنے ہاتہہ کو اور پہیلایا ہے اور خریداران اشاعۃ السنہ کے علاوہ عام لوگون کا مال مارنا شروع کر دیا ہے۔ بہت لوگون سے ہمارا نام لیکر قرض اُٹہایا اور ادا نہین کیا کسی سے کچہہ مدد یہ لیا تو واپس نہین دیا بہت جگہ ہمارے نام کے جعلی خطوط متضمن سفارش اور جعلی فہرستین چندہ بنا مسجد دکہا کر روپیہ وصول کرنا چاہا۔ بعض جگہ سے دوسرے کے نام کا روپیہ جعلی دستخط و رسید دیکر وصول کر لیا۔ **لہذا** محض حسبۃ للہ لوگون کے اموال و حقوق کی صیانت کی نظر سے بہ تصریح اسکے نام و حلیہ کے یہہ اشتہار جاری کیا گیا ہے تا احباب و اخوان اسکے شر سے بچین۔ ہمارے نام و لحاظ سے اسکے دہوکہ مین نہ آجاوین بلکہ ہمارا نام لیکر ہمارا رشتہ جتا کر ہمارا خط دکہا کر جو کوئی کسی سے کچہہ مانگے کسی نام یا کسی صورت کا ہو اسکا اعتبار نہ کرین اور یہہ سمجہہ لین کہ اس مضمون کے خطوط لکہنے کی ہمکو عادت نہین۔ رہا معاملہ لین دین متعلق اشاعۃ السنہ سو بجز ڈاک سرکاری یا مقررہ اشخاص کے نہ سو بجز [illegible] اپنا روپیہ بجز اشخاص مقررہ کسی کے ہاتہہ مین دیگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین [illegible]

اشاعۃ السنۃ

نمبر ۶ و ۷ و ۸ جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان و شوال سنہ ۱۳۰۱ مطابق جون جولائی اگست سنہ ۱۸۸۴ء

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابون و رئیسون سے سالانہ للعہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے صہ متوسط الوسعت سے عہ کم وسعت لوگون سے ۱۲ بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کرین **دعا خیر۔**

خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہیے اور سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا۔ ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار واجب الاظہار

ایک شخص فیض [illegible] قامت [illegible] ابرو۔ گربہ چشم۔ گندم گون۔ عرصہ دو سال سے ہندوستان و پنجاب کے اکثر شہرون مین ہمارا رشتہ برادری جتا کر ہمارے نام کے جعلی خطوط دکھا کر لوگون کو دہوکہ دے رہا ہے۔ پہلے تو وہ قیمت اشاعۃ السنہ لوگون سے وصول کرتا رہا جسکی انسداد کے لئے اشاعۃ السنہ سنہ ۸۳ کے نمبر ۳ و ۴ کے معمولی اشتہار مین مجملاً بلا ذکر نام یہہ اسکا حال جتایا گیا تہا اور اسکے بعد ہمیشہ اسی اشتہار مین اسکے خیال سے یہہ فقرہ لکہا جاتا ہے کہ "ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی اور سبیل سے نہو"۔ آب اسنے اپنے ہاتہہ کو اور پہیلایا ہے اور خریداران اشاعۃ السنہ کے علاوہ عام لوگون کا مال مارنا شروع کر دیا ہے۔ بہت لوگون سے ہمارا نام لیکر قرض اٹہایا اور ادا نہین کیا کسی سے کچہہ عاریۃً لیا تو واپس نہین دیا بہت جگہ ہمارے نام کے جعلی خطوط [illegible] سفارشی اور جعلی فہرستین چندہ [illegible] بعد دکہا کر روپیہ وصول کرتا جاتا ہے۔ بعض جگہ سے دوسرے کے نام کا روپیہ جعلی دستخط و رسید بہیجکر وصول کر لیا۔ **لہذا** محض حسبۃً للہ لوگون کے اموال و حقوق کی حفاظت کی نظر سے بتصریح اسکے نام و حلیہ کے یہہ اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ احباب و اخوان اسکے شر سے بچین۔ ہمارے نام و لحاظ سے اسکے دہوکہ مین نہ آجاوین بلکہ ہمارا نام لیکر ہمارا رشتہ جتا کر ہمارا خط دکہا کر جو کوئی کسی سے کچہہ مانگے کسی نام یا کسی صورت کا ہو اوسکا اعتبار نہ کرین اور یہہ سمجہہ رکہین کہ اس مضمون کے خطوط لکہنے کی ہماری عادت نہین۔ رہا معاملہ لین دین متعلق اشاعۃ السنہ سو بجز ڈاک سرکاری یا مقررہ اشخاص کے نہو جو شخص اپنا روپیہ بجز اشخاص مقررہ کسی کے ہاتہہ مین دیگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ

براہین احمدیہ

پر

ریویو

اس کتاب کے چار حصہ طبع ہو کر ہماری نظر سے گذرے ہین ہم **قبل** اسکے کہ اس پر رائے زنی کرین اسکے اکثر مطالب کی **تلخیص** مناسب سمجھتے ہین تا کہ بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اس کتاب کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہو اور جو کچھہ ہم اسکی نسبت کہین اسمین کسی کو مبالغہ کا گمان نہ ہو۔

اسکے حصہ اول مین توصیف [illegible] سبب تالیف بیان ہوا ہی اور اس کتاب کے جواب پر دس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار بقلم جلی درج کیا گیا ہی۔ اس اشتہار کی نسبت ہم یہہ رائے ظاہر کرتے ہین کہ یہہ مولف کی بکمال ثابت قدمی اور عالی ہمتی پر دلیل ہے اور مخالفین اسلام پر خدا تعالی کی جانب سے کامل حجت قایم ہوئی ہی اس اشتہار پر بہی کسی نے اسکے جواب مین قلم نہ اٹھایا تو اس سے کس و ناکس کو اس بات کا یقین حاصل ہونا لازم ہے کہ مخالفین اسلام سے کسیکو اپنے مذہب کی سچائی کا کامل یقین نہین ہی جو ہے تقلیدی اعتقاد ہے جسپر اونکے علم و خیال مین ایسے دلایل قایم نہین ہین جیسے کہ اسلام کی سچائی پر دلایل قایم ہین اس صورت مین انکا اسلام سے انکار انصاف و فتوت کے خلاف ہی۔

تلخیص مطالب حصہ دوم

اس حصہ دوم مین ایک مقدمہ ہے جسمین امور ذیل کا اظہار ہے

امر اول مذہب مخالفین اسلام سے تعرض اس کتاب کا اصلی مقصد نہین ہی اصل مقصد کتاب اثبات حقانیت قران و نبوت محمدیہ ہی چونکہ اس مقصد کا اثبات اعتقادات و اعتراضات مذاہب غیر کے ذکر و جواب پر موقوف ہی لہذا بحکم ضرورت ان مذاہب سے

تعرض ہوا ہے -

اس امر اول کے ذیل مین چار حاشیہ بیان ہوے ہین ۔حاشیہ نمبر ا مین فرقہ آریہ کے غلط عقاید کا بیان ہے - حاشیہ نمبر ۲ مین قرآن شریف کا سب کُتب الہامی سے افضل اور اکمل ہونا - حاشیہ نمبر ۳ مین عقاید خلاف عقل کا سچا نہ ہونا - حاشیہ نمبر ۴ مین صرف عقل کا ادراک عقاید حقہ کے لئے کافی نہ ہونا اور مدد الہام کا محتاج ہونا -

امر دویم - اس کتاب کے جواب لکھنے کی اس شرط کا بیان کہ دلایل کتاب کو بتمامہا نقل کرکے اسکا جواب دین اور برہم سماج اور مدعیان پیروی الہامی کتب کو امر جواب کی طرز کی ہدایت -

امر سوئم - جو دلایل اس کتاب مین بیان ہوے ہین وہ قران سے ماخوذ ہین - مخالفین بہی جو دلایل پیش کرین اپنی کتاب سے نکالین اپنی طرف سے نکالکر پیش کرینگے تو وہ دلایل انکے خیالی نکات بعد الوقوع قرار دئے جاوینگے انکی کتاب کے مصدق نہ سمجھے جاینگے - اس امر کے ذیل مین ایک حاشیہ نمبر ۵ مرقوم ہے جسمین اس امر (سوم) کا عقلی ثبوت دیا گیا ہے -

امر چہارم اس کتاب مین کسیکے اکابر مذہب کی نسبت کوئی لفظ خلاف تہذیب نہین لکھا گیا - مخالفین بہی اس امر کی رعایت کرین - پنڈت دیانند پیشوائے آریہ کی طرح انبیا کی جناب مین بے ادبی و گستاخی سے پیش نہ آوین -

اسکے ضمن مین پنڈت دیانند کی زیادتیون اور بدگوئیون کا بیان ہے انکے عقاید باطلہ کی تفصیل -

اس امر (چہارم) کے ذیل مین نمبر ۶ سے ۱۰ تک حواشی مرقوم ہین حاشیہ نمبر ۶ مین عیسائیون کی زیادتیون اور بے تہذیبیون کا ذکر ہے اور حاشیہ نمبر ۷ مین آریہ کی سوءظنی کا ذکر اور حسن ظن کی ضرورت کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۸ مین چارون وید کے بے اعتبار ہونے کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۹ مین آنحضرت کے خاتم الرسل

ہونے کا بیان اور اس اعتراض کا جواب کہ وحی کا فیض بند کیون ہوگیا اور حاشیہ **نمبر ۱۰** مین نزول قران کی ضرورت کا ثبوت اور اسمین پادریون کی شبہات کا جواب۔

اس **حصہ کے اخیر** مین اس کتاب کے فواید حسب تفصیل ذیل بیان ہوی ہین۔ (۱) یہہ کتاب جملہ مہمات دینیہ پر مشتمل ہے (۲) اسمین تین سو دلایل حقانیت اسلام مذکور ہین (۳) اس مین یہودی عیسائی مجوسی آریہ برہمو بت پرست دہریہ عقلیہ اباحتی لامذہب سب کے شبہات کا جواب ہی (۴) اس کتاب مین مخالفین کے اصول مذہب پر عقلی طور پر بحث و نکتہ چینی کی گئی ہے۔ (۵) اس کتاب مین اسرار و معارف قران شریف بیان کئے گئے ہین جنکی نظر سی یہہ کتاب بمنزلہ ایک تفسیر کے ہی (۶) اس مین دلایل عقلیہ صحیحہ سی استدلال کیا گیا ہی جس سی ناظرین کی قوت فکریہ کو ترقی متصور ہی۔

تلخیص مطالب حصہ سوم

حصہ سوم مین **پہلی فصل** کتاب کا آغاز ہی جسمین قران شریف کی افضلیت اور حقانیت پر بیرونی اور اندرونی شہادتون کا بیان مقصود ہی۔ اس مقصود سی **پہلے** چند تمہیدات کی ضمن مین چند ایسے مقدمات کا بیان ہی جنکا بیان مولف نی قبل مقصود ضروری سمجھا۔ **تمہید** اول مین شہادت بیرونی اور اندرونی کی تشریح ہی کہ بیرونی سی وہ واقعاتِ خارجی مراد ہین جنکی نظر سی اس کتاب کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور اندرونی سی اس کتاب کے ذاتی کمالات اور عمدہ تعلیمات۔

تمہید دوم مین بیرونی شہادتون کے چار ماخذون کی تشریح ہے۔

(۱) وہ امور خارجی جو محتاج اصلاح تھے۔ (جیسے کفر وغیرہ اعمال بد)۔

(۲) وہ امور خارجی جو تکمیل کے محتاج تھی۔ (جیسی تعلیمات کتب الہامیہ سابقہ جو زمانہ مابعد*

---

* زمانہ مابعد کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ اپنے زمانہ مین وہ تعلیمات بھی مکمل تھین گو زمانہ مابعد مین وہ ناقص معلوم ہونے لگین یہہ اسلئے کہا گیا ہی کہ اسکی تعلیمات کو فی نفسہا ناقص فرض کرنے سے اسکے معلم پر

3

کی نسبت ناقص وغیر مکمل نظر آتی تہین -

(۳) امور قدرتیہ جو بغیر وسیلہ انسانی تدبیرون کے خدا کی طرف سے پیدا ہوئی ہون -

(۴) امور غیبیہ جو ایسی شخص سے ظاہر ہون جسکی طاقت سے انکا ظاہر ہونا عادۃً محال ہو جیسے کسی اَن پڑہ کا اشارات حکمیہ ودقایق فلسفیہ کو بیان کرنا)

تمہید سوم مین اس امر کا بیان ہی کہ جو چیز محض خدا کی قدرت سے بلا وساطت انسانی تدبیر کے ہوئی ہو اوسکا بےمثیل اور ایجادات مخلوق سے بالاتر ہونا ضروری ہے اوسکی تمثیل مین مولف نے کتب الہامی کو پیش کیا ہی اور اچھی تفصیل سے ثابت کر دیا ہی کہ کتاب الہامی کا بےمثیل ہونا ضروری ہے اور اسکی بےمثیل ہونے سے اوسکا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہی اس تفصیل کے ضمن مین **مخالفون** کے **اعتراضات** ذیل کا کافی جواب دیا ہی -

(۱) بہت سی کلام انسانی ایسے موجود ہین جنکی مثل آجتک دوسرا کلام نہین ہوا (جیسے گلستان سعدی و [illegible] فیضی) [illegible] بےمثیل ہونے سے اسکا منجانب اللہ ہونا کہان ثابت ہوتا ہے -

(۲) عربی نہ جاننے والون کو قران مجید کا بےمثیل ہونا کہان ثابت ہوتا ہے -

اس تمہید (سوم) کی **تائید** مین حاشیہ نمبر ۱۱ مرقوم ہی جو حصہ سوم اور حصہ چہارم کتاب کے چار سو ستران صفحہ مین لکھا گیا ہی اور ہنوز پورا نہین ہوا - اس حاشیہ کی چار حاشیہ درحاشیہ ہین جو منجملہ ۱۶۱ صفحہ ۲۴۶ صفحہ مین اس حاشیہ کی شریک ہین اس حاشیہ اور اوسکی حواشی کے سبہی مطالب کی تلخیص کی ہماری رسالہ مین گنجایش نہین مگر ہم بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بعض مطالب کی تلخیص ناظرین کی تشویق کے لئے بقید صفحہ کتاب قلم مین لاتے ہین -

---

[illegible] نقصان کا الزام عاید ہوتا ہی تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا اسکی تفصیل اور اسپر دلیل کا کوئی طالب ہو تو وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ کا صفحہ ۲۳ ملاحظ کرے مولف کی کلام مین گو یہ قید اس مقام مین پائی نہین گئی مگر انکا حاشیہ نمبر ۲ اس قید کی طرف مشعر ہے -

تلخیص مطالب حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ صفحہ سوم کتاب.

نمبر صفحہ* مطالب

* یہ نمبر صفحات حاشیہ مین جو متن کے بعد خط فاصل دیکر لکہا گیا ہی۔ ۱۲

۱۹۱ ‡ برہمو سماج کے **اعتراض ششم** کا کہ "قانون قدرت جو کبھی بند نہین ہوتا رہنما ہے نہ الہام جسکا دروازہ کبھی کبھی کہلتا ہے" جواب

۱۹۹ ناظرین قانون قدرت کا شرک سے نہ بچنا۔

۲۰۳ انکے **اعتراض ہفتم** کا کہ "کسی کتاب کی تمام صداقتین ختم نہین ہوسکتین" جواب

۲۰۸ انکے **اعتراض ہشتم** کا کہ "انسان کا خدا سے ہمکلام ہونا بے ادبی ہے" جواب

۲۱۰ انکے **اعتراض نہم** (جسمین نیچری بہی انکے شریک ہین) کہ آسمان سے کلام خدا کا نازل ہونا نامتصور ہے اور الہام ان خیالات سے بڑہکر نہین جو عقلمندونکے دل سے اوٹہتے ہین" جواب

اس جواب کے ضمن مین کئی اور مطالب بیان ہوے ہین اور کئی اعتراضون کے جوابات ادا ہوے ہین

۲۱۱ (۱) صاحب الہام پر امور غیبیہ منکشف ہوتے ہین۔ (۲) مولف کا دعوی کہ جسکو الہام مین [illegible] (۳) [illegible] قران قران کسی

۲۱۷ عیسائی یہودی آریہ برہمو کو یہہ الہام نہین ہوتا۔ (۴) اس اعتراض کا کہ "بعض امور غیبیہ نجومی رمال ہیرزم بہی بتاتے ہین" جواب (۵) قران شریف کی چند پیشین گوئیان

۲۱۸ و ۲۱۹ متضمن امور غیبیہ۔ (۶) اس اعتراض کا کہ "انبیا تکلیف مین کیون رہے" جواب

۲۶۳ برہمو سماج کے **اعتراض دہم** کا کہ "اعتقاد الہام ترقی فکر وعقل سے مانع ہے" جواب

تلخیص مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ سوم کتاب

اس حصہ مین حاشیہ نمبر ۱۱ کی دو **حاشیہ** مندرج ہین **حاشیہ در حاشیہ** نمبر ۱ و ۲۔

۲۱۷ ٭ **حاشیہ در حاشیہ** نمبر ۱ مین **مولوی** ابوعبداللہ **غلام علی قصوری** صاحب کے انکار الہام اولیاء اللہ کا جواب ہے۔

۲۲۳ الہام اولیاء کے پانچ صورتون مین سے **پہلی صورت**۔ حالت غنودگی مین

٭ یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ ہین جو حاشیہ کے بعد خط فاصل دیکر لکھا گیا۔

تلخیص مطالب حصہ چہارم کتاب

٭ یہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ میں جو حاشیہ کے نیچے خط فاصل کے نیچے لکھا ہے۔

‡ یہ نمبر صفحات متن مین جو حاشیہ کے اوپر ہے۔

*: یہہ نمبر صفحات متن ہین

برہمو سماج سے متعلق

۵۵۲	ان مقدمات کا ثبوت جن پر اس استدلال کا مدار ہے - خدا تعالیٰ جسمانی اور روحانی حاجتون کے وقت مدد کرتا ہے -
۵۵۶	برہمو سماج پر اس دلیل سے الزام -

یہہ اس حصہ کے مطالب متن کا خلاصہ ہے اب اس حصہ کی حاشیہ نمبر ۱۱ اور اُسکی حواشی کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے -

خلاصہ مطالب بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ ہین جو متن کے متصل خط فاصل لگاکر لکھا گیا -

* دیکھو نوٹ صفحہ گذشتہ

۵۴۹ لوگون کے اس شبہ کا کہ "یہہ لطایف مسلمانون کے اپنی ایجادات اور ذہنی ذکاوت ہین" جواب

خلاصہ مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

اس حصہ چہارم مین حاشیہ نمبر ۱۱ کے حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا بقیہ ہی اور دو حاشیہ در حاشیہ اَور ہین نمبر ۳ و ۴۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا خلاصہ

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

*یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کی متصل خط خاص دیکر لکھا گیا ہے۔

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہی اب ہم اس پر اپنی رای نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ مین **ظاہر کرتے ہین**۔ ہماری رای مین یہہ کتاب اس زمانہ مین اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہی جسکی نظیر آجتک اسلام مین تالیف نہین ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہین۔ **لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا**۔ اور اسکا مولف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت مین ایسا ثابت قدم نکلا ہی جسکی نظیر پہلے مسلمانون مین بہت ہی کم پائی گئی ہی۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھی تو ہمکو کم سی کم ایک ایسی کتاب بتادی جسمین جملہ فرقہ ہای مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ وبرہم سماج سی اس زور شور سی مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کے نشان دہی کرے جنہون نی اسلام کی نصرت مالی و جانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھالیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ مین مردانہ تحدی کے ساتھہ یہہ دعوی کیا ہو کہ جسکو وجود الہام کا شک ہو وہ ہماری پاس

آگر اس کا تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکہا دیا ہو۔
مگر افسوس صد افسوس سب سے پہلے اس کتاب کی خوبی و بحق اسلام نفع رسانی سے
بعض مسلمانون ہی نے+ انکار※ کیا ہے اور بر طبق **انجعلون رزقکم انکم تکذبون**
اس احسان مولف کے مقابلہ مین کفران کر کے دکہا دیا۔
انکے اس انکار و کفران کا مورد و موجب مولف کتاب کے وہی الہامات ہین جو اس کتاب

+ امرتسر و لودیانہ وغیرہ کے ساکنین۔

※ **نوٹ۔ لایق توجہ گورنمنٹ**۔ اس انکار و کفران پر باعث **لودیانہ**
کے بعض مسلمانون کو تو صرف حسد و عداوت ہے۔ جسکے ظاہری **دو سبب ہین۔ ایک**
یہہ کہ انکو اپنی جہالت (نہ اسلام کی ہدایت) سے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد و بغاوت کا اعتقاد ہے۔
اور اس کتاب مین اس گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کو ناجائز لکہا ہے لہذا وہ لوگ اس کتاب کے مولف کو
منکر جہاد سمجہتے ہین اور از راہ تعصب و جہالت اسکی بغض و مخالفت کو اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہین
مگر چونکہ وہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے علانیہ طور پر اونکو منکر جہاد نہین کہہ سکتے اور بنظر عام
مسلمانون کے روبرو اس وجہ سے انکو کافر بنا سکتے ہین لہذا وہ اس وجہ کفر کو دل مین کہتے ہین۔ اور بجز
خاص اشخاص (جنسے ہمکو یہہ خبر پہنچی ہے) کسی پر ظاہر نہین کرتے اور اسکا اظہار دوسرے لباس
و پیرایہ مین کرتے اور یہہ کہتے ہین کہ **براہین احمدیہ※** مین فلان فلان امور کفریہ (دعوی نبوت
اور نزول قرآن اور تحریف آیات قرآنیہ پائی جاتی ہین) اسلئے اسکا مولف کافر ہے۔
موقع جلسہ دستار بندی دیوبند پر یہہ حضرات بہی وہان پہونچے۔ اور انہی لبنی فتوی تکفیر
مولف **براہین احمدیہ※** کے لکہ کر لے گئے اور علماء دیوبند و گنگوہ وغیرہ سے اسپر دستخط و مواہیر
ثبت کرنیکے خواستگار ہوئے۔ مگر چونکہ وہ کفر انکا اپنا خانہ ساز کفر تہا جسکا کتاب براہین احمدیہ
مین کچہہ اثر پایا نہ جاتا تہا لہذا علماء دیوبند و گنگوہ نے ان فتوون پر مہر دستخط کرنے سے انکار کیا
اور ان لوگون کو تکفیر مولف سے روکا۔ اور کوئی ایک عالم بہی انکا اس تکفیر مین موافق نہوا۔ جس سے
وہ بہت ناخوش ہوئے اور بلا ملاقات وہان سے بہاگے اور کانہم حمر مستنفرہ فرت من قسورہ

کے اخص برکات سے ہین - ان الہامات کو **بعض** مسلمان (امرتسری) تو صرف غیر صحیح و غیر ممکن و ناقابل تسلیم بتاتے ہین اور **بعض** (لودہانہ والے) انکو کھلم کھلا کفر قرار دیتے ہین **فریق اول** (امرتسری مسلمان) تو اپنے انکار کی وجہ یہہ پیش کرتے ہین کہ الہام غیبی (جو ہمرنگ وحی ہے) بجز انبیا کے کسیکو نہین ہو سکتا اور آجتک کسی کو نہین ہوا اور اگر طبعی خیالات و خطرات مراد ہین تو ان کو ولی سے کیا **خصوصیت ہے** یہہ خطرات کافر انسان بلکہ حیوان مکہی وغیرہ کو بہی ہوتے ہین -

---

تتمہ فٹ نوٹ صفحہ ۱۶۰

کے مصداق سبنے

ناظرین انکا یہہ حال سنکر متعجب اور اس امر کے منتظر ہونگے کہ ایسے دلیر اور شیر بہادر کون ہین جو سب علماء وقت کے مخالف ہوکر ایسے جلیل القدر مسلمان کی تکفیر کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے (جسکے ظل حمایت مین باامن شعار مذہبی ادا کرتے ہین) جہاد کو جایز سمجھتے ہین - انکی تعجب اور نیز انتظار کے لئے ہم ان حضرات کے نام ہی ظاہر کر دیتے ہین - وہ مولوی **عبد العزیز** و مولوی **محمد** وغیرہ پسران مولوی **عبد القادر** ہین جن سبکا شیوہ سے باغی و بدخواہ گورنمنٹ ہونا ہم **اشاعة السنہ** نمبر ۱ جلد ۶ وغیرہ مین ظاہر و ثابت کر چکے ہین اور اب بہی پبلک طور پر سرکاری کاغذات کی شہادت سے ثابت کرنیکو موجود و مستعد ہین اگر وہ یا کوئی انکا ناواقف معتقد اس سے انکار کرے -

دوسرا سبب یہہ کہ انہون نے باستعانت بعض معزز اہل اسلام لودہانہ (جنکی نیک نیتی اور خیر خواہی ملک و سلطنت مین کوئی شک نہین) بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہ عام لودہانہ ایک مدرسہ قایم کرنا چاہا تہا اور اس مدرسہ کے لئے لودہانہ مین چندہ جمع ہو رہا تہا کہ اُن ہی دنون مولف براہین احمدیہ باستدعا اہل اسلام لودہانہ مین پہنچ گئے - اور وہانکے مسلمان انکے فیض زیارت اور شرف صحبت سے مشرف ہوئے - انکی برکات و اثر صحبت کو دیکہکر اکثر چندہ والے انکی طرف متوجہ ہو گئے - اور اس چندہ کے بہت سے روپیہ طبع و اشاعت براہین احمدیہ مولف کی خدمتمین پیشکش کیے گئے - اور مولوی صاحبان مذکور تہیدست ہوکر ہاتہہ ملتے رہگئے - اس امر نے بہی ان حضرات کو بہڑکایا اور مولف کی تکفیر پر آمادہ کیا - جنلوان باتون کی

اور فریق دوم (لودہانوی مدعیان اسلام) اپنی تکفیر کی یہہ وجہ پیش کرتے ہین کہ ان الہامات مین مولف نے پیغمبری کا دعوی کیا ہی اور اپنے آپ کو اُن کمالات کا جو انبیا سے مخصوص ہین محل ٹھہرایا ہی اور اون ایات قرانیہ کا جو خاص آنخضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاے سابقین کے خطاب مین وارد ہین مورد نزول قرار دیا ہی - از انجملہ چند ایات معہ ترجمہ و نشان محل بیان قرآن و براہین احمدیہ کیجاتی ہین -

	آیت	ترجمہ
۱	(۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - (آل عمران ع ۴ براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴ و ۲۳۹)	ای رسول تو کہدی اگر تمہین خدا کی محبت ہے تو میری تابعداری کرو خدا تمسی پیار کریگا -
۲	(۲) یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر (المدثر ع ۱ ب ص ۲۴۲)	ای (نبی) کپڑا لپیٹ کر پڑجانے والے اُٹھہ لوگون کو جگا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر -
۳	(۳) فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاہلین (الحجر ع ۶ ب ص ۵۰۳)	اے نبی پکار کر کہہ جو تجھے حکم الہی اور جاہلون سے منہہ پہیر لے -
۴	(۴) وقالوا لولا نزل القرآن علے رجل من القریتین عظیم - (زخرف ع ۳ ب ص ۵۰۳)	مشرکون نے کہا کہ یہہ قران دو بستیون مکہ اور طایف کے کسی سردار پر کیون نہ اُترا -
۵	(۵) تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لہم الشیطان اعمالہم - (نحل ع ۸ ب ص ۵۰۴)	ہمکو اپنی قسم ہے ہمنے تجھسے پہلے امتون کی طرف رسول بہیجے پہر شیطان نے انکو اُن کے بد اعمال اچھے کر دکھائے -
۶	(۶) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ - (حم السجدہ ع ۱ ب ص ۵۱۱)	تو کہدی (اے نبی) مین تمہاری جیسا بشر ہی ہون پر میری طرف وحی ہوتی ہی -

صدق مین شک ہو وہ ہمکو اس امر سے مطلع کرے ہم لودہانہ سے عمدہ اور واضح طور پر ان باتون کی تصدیق کرادینگے - وباللہ التوفیق -

امرتسر کے مسلمانون کے اس انکار کا باعث انکی نافہمی اور بیذوقی اور کسیقدر عموماً اہل اللہ اہل باطن سے گوشہ تعصبی انکو خاص کر مولف براہین سے کچھہ عداوت نہین ہی -

(۷) انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ (فتح ع ۱ - ب صـ ۵۱۵)	ہمنے تمکو (اے نبی) کھلی کھلی فتح دی ہی تاکہ تیری اگلے پچھلے گناہ ہم معاف کرین۔
(۸) انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر (کوثر ع ۱ - ب صـ ۵۱۷)	اے نبی ہمنے تجھے حوض کوثر عطا کیا ہی پس تو خدا کے لئے نماز پڑہ - اور قربان کر
(۹) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیمۃ۔ (آل عمران ع ۶ ب صـ ۵۵۶)	اے عیسیٰ مین تجھ فوت کرنیوالا ہون - اور اپنی طرف اٹھانیوالا اور تیری پیروان کو تیری منکرون سے قیامت تک اونچا رکھنے والا۔
(۱۰) وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ (بنی اسرائیل ع [illegible] ب صـ [illegible])	ہمنے قران کو حق کے ساتھ اُتارا ہی اور یہہ حق کے ساتھ اُترا ہی
(۱۱) یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ (بقر ع ۴ ب صـ ۴۹۶)	اے آدم تو اور تیری جورو بہشت مین رہو۔

اسی قسم کی بیسیون آیات اور ہین جنکے مورد نزول ہونیکا مولف کو دعوی ہی علاوہ بران بہت سی عربی و انگریزی و فارسی فقرات ایسی اس کتاب مین درج ہیں جنسے مولف کا دعوی نبوت مترشح ہوتا ہے جیسے یہہ فقرات (عربی زبان مین)

انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی (ب صـ ۴۸۹)	تو ہماری بارگاہ مین صاحب وجاہت ہی - ہمنے تجھے اپنے لئے چن لیا ہی
انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ (ب صـ [illegible])	ہمنے اُسکو یا اُسکی الہامات کو قادیان کے قریب اُتارا ہی اور ہمنے انکو حق کے ساتھ اُتارا ہی - اور حق کے ساتھ اُترے ہین۔

ان **ایات و فقرات** کو دیکھکر فریق مکفر کو یہہ خیال پیدا ہوا ہی کہ مولف کتاب ان ایات قرانی کا جو انبیا کے شان و خطاب مین وارد ہین اپنے آپ کو مخاطب ٹھہراتا ہی اور ان

کمالات کا (جو ایات یا اُن عربی فقرات مین مذکور اور وہ انبیا سے مخصوص ہین) محل ہونے کا مدعی ہے پہر اوسکے دعوی نبوت مین کیا کسر رہی -

ایک مولوی صاحب (امرتسری) ایک اور مدعی الہام ایات قرانیہ کے مقابلہ مین اپنے **رسالہ** مین لکھتے ہین کہ مدعی الہام آیات قرانیہ ان آیات کا مخاطب و مورد اپنے آپ کو ٹھہراتا ہے تو اس سے قران کا دعوی اعجاز و تحدی (قرآن کے مثل بنانیکا مطالبہ) باطل ہوتا ہے کیونکہ ان ایات کو جو اس شخص کے خطاب مین نازل ہوئی ہین قرآن تو کہا نہین جا سکتا - اسلئے کہ وہ غیر نبی کے خطاب مین نازل ہوے ہین اور قرآن وہ ہے جو آنحضرت صلعم کی خطاب مین نازل ہوا ہے اور مع ذلک وہ آیات صورت والفاظ مین مثل قرآن ہین تو قرآن کا بے مثل ہونا کہان باقی رہا اور دعوی اعجاز و تحدی کیون کر نہ ٹوٹا -

ان دلایل تکفیر و انکار کے علاوہ فریقین ان الہامات پر **کئی اعتراضات*** اور بہی کرتے ہین جن سے ان الہامات کا غلط اور ناقابل اعتبار ہونا ثابت ہوتا ہے ازانجملہ

ایک اعتراض یہہ کہ بعض الہامات مین لفظی و معنوی غلطیان ہین جیسے ھذی الیک بجذع النخلہ سے جو بصیغہ تانیث ہی مولف مذکر کا خطاب اور یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة مین مریم مونث کا صیغہ مذکر سے خطاب اور مریم کے لئے زوج کا اثبات -

ازانجملہ یہہ کہ بعض الہامات انگریزی مین ہوی ہین اور انگریزی ایسی بُری زبان ہے کہ اوسکے پڑہنے اور بولنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہی یا اسکو گناہ چمٹ جاتا ہی پہر اسمین الہام خداوندی جو ایمان کا رہنما ہی کیونکر ممکن ہی - **ازانجملہ*** یہہ کہ مولف نے اپنے الہامات کے قطعی ہونیکا دعوی کیا ہی حالانکہ علماء اہل سنت الہام کو حجت نہین سمجھتے چنانچہ **عقاید نسفی** مین لکھا ہی کہ الہام علم صحیح کا موجب و سبب نہین ہی اور عامہ کتب مین لکھا ہی کہ ادلہ شرعیہ چار ہین جنمین کشف والہام غیر نبی کو کسی نے شمار نہین کیا -

الالہام لیس من اسباب المعرفہ بصحة الشی عند اہل الحق

یہہ اس کتاب پر اسکے مخالفین کی مذہبی نکتہ چینی ہے - بعض حاسدین کوتاہ اندیش (لودہانہ کے مدعیان اسلام) نے اس نکتہ چینی کے علاوہ اس پر

* یہہ اصول اعتراضات مین - انکے فروعات اور بہت ہین جنکا ذکر دجواب یہہ ان اعتراضات کے جوابات کی

پولٹیکل **نکتہ چینی** بھی کی ہی اور بوجہ شدت حسد و عناد و بغرض فتنہ و فساد بعض لودہانہ کے عوام مین یہہ بات شایع کر دی ہی کہ یہہ کتاب گورنمنٹ کی مخالف ہے اور اسکی مولف نے پیشوائی مذہبی کے علاوہ پولٹیکل سرداری کا بھی اسمین دعوی کیا ہی اپنے آپ کو مسیح قرار دیا ہی اور اپنے غلبہ اور فتح کی بشارتین اور اپنے مخالفین کی شکست و ہزیمت کی خبرین اسمین درج کی ہین - اس **بہتان** و افتراپردازی **سے** شاید اُنکی **غرض** یہہ ہو کہ یہہ بہتان عوام مین شہرت پاکر خواص تک پہونچ جاے - اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ کے گوش گذار ہو جاے اور گورنمنٹ کی طرف سے کتاب یا اُسکے مولف سے کسی قسم کی مزاحمت ہو -

ہر چند ہمکو اپنی بیدار مغز عاقبت اندیش **گورنمنٹ** سے یہہ توقع (یا اندیشہ) نہین کہ وہ اُنکی بے بنیاد اور مبنی بر حسد و عناد باتون کی طرف توجہ کرے اور کسی مفسد خود غرض کے کہنے سے مولف کتاب سے (جسکے تمام خاندان کا خیر خواہ سلطنت ہونا گورنمنٹ کو بخوبی معلوم ہی اور خاص اسکا خیر خواہ ہونا اسکی اسی کتاب سے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہی) کسی قسم کی مزاحمت کرے - لیکن چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص مولف اور اُسکے خاندان کے حالات سے واقف نہین اور اکثر اشخاص اصل کتاب کو دیکھہ بھی نہین سکتے اور اس وجہ سے اُنکے خیال پر اس بہتان کا اثر بد (مولف سے سوء ظنی اور کتاب سے وحشت) پیدا ہونا ممکن ہے **لہذا** ان لوگون کی رفع وحشت اور **اُنکے** خیال کی اصلاح و حفاظت کے لئے اس نکتہ چینی کا ذکر و جواب بھی اس ریویو مین مناسب معلوم ہوا -

ہماری **تحقیق** و تجربہ و یقین و مشاہدہ کردے **یہہ سب** نکتہ چینیان (مذہبی ہین خواہ پولٹیکل) از سرتا پا سوء **فہمی** یا دیدہ دانستہ دہوکہ **دہی** پر مبنی ہین - اور بجز دعوی الہام جو کچھہ مولف کی نسبت کہا گیا ہے محض بے اصل ہے نہ مولف کو نبوت کا دعوی ہی نہ حصول خصوصیات و کمالات انبیاء کا ادعا نہ پولٹیکل سرداری کا خیال ہے نہ بجز مذہبی ہدایت و اشاعت بذریعہ قلم و زبان کسی امر کا قصد و مقال اسلئے ہم حسبتہ للہ و نصیحۃ لخلق اللہ اس ریویو مین ان نکتہ چینیون کا جواب دیتے ہین - اور ان تہمتون سے کتاب اور مولف کے دامن کو پاک کرتے ہین اور چونکہ مذہبی نکتہ چینی کا جواب زیادہ بحث طلب ہے

اور جواب پولیٹیکل نکتہ چینی مختصر لہذا ہم اسکے جواب کو مقدم کرتے ہین وباللہ التوفیق

پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب

مولف براہین احمدیہ کے حالات وخیالات سے جسقدر ہم واقف ہین ہمارے معاصرین ایسے واقف کم نکلینگے۔ مولف صاحب ہمارے ہموطن ہین بلکہ اوایل عمر کے (جب ہم قطبی وشرح ملا پڑہتے تہے) ہمارے ہم مکتب اُس زمانہ سے آجتک ہم مین اُنمین خط وکتابت وملاقات ومراسلت برابر جاری ہے اسلئے ہمارا یہہ کہنا کہ ہم اُن کے حالات وخیالات سے بہت واقف ہین مبالغہ قرار نہ دئے جانے کے لایق ہے۔

گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کا خیال کبہی مولف کے اس پاس بہی نہین پہٹکا وہ کیا انکے خاندان مین اس خیال کا کوئی آدمی نہین ہے بلکہ اُنکے والد بزرگوار **مرزا غلام مرتضی** نے تو عین زمانہ طوفان بے تمیزی (**غدر ۱۸۵۷ء**) مین گورنمنٹ کا خیر خواہ جان نثار وفادار ہونا عملا ہی ثابت کر دیا اس غدر مین جبکہ **ترمون** کے گہاٹ پر متصل گورداسپورہ مفسدین بدطینت نے یورش کی تہی انکے والد ماجد نے باوجودیکہ وہ بہت بڑے جاگیردار وسردار نہ تہے اپنی جیب خاص سے **پچاس گہوڑے** معہ سواران و [illegible] سرکار کر کے زیر کمان اپنے [illegible] کی معاونت مین دئے جبپر گورنمنٹ کی طرف سے انکی اس خدمت پر شکریہ ادا ہوا اور کسی قدر انعام بہی ملا۔ علاوہ بران ان خدمات کے لحاظ سے مرزا صاحب مرحوم (والد مولف) ہمیشہ مورد کرم ولطف گورنمنٹ رہے اور دربار گورنری مین عزت کے ساتہ انکو کرسی ملتی رہی اور حکام اعلی ضلع وقسمت (یعنی صاحبان ڈپٹی کمشنر وکمشنر) چٹہیات خوشنودی مزاج (جنمین سے کئی چٹہیات اسوقت ہمارے سامنے رکہی ہوئی ہین) وقتاً فوقتاً انکو عطا کرتے رہے ہین اُن **چٹہیات** سے واضح ہوتا ہے کہ وہ بڑی دلی جوش سے لکہی گئی ہین جو بغیر ایک خاص خیرخواہ اور سچے وفادار کے کسی دوسرے کے لئے تحریر نہین ہو سکتیں اکثر صاحبان ڈپٹی کمشنر وکمشنر اپنے ایام دورہ مین از راہ خوش خلقی ومحبت ودلجوئی مرزا صاحب کے مکان پر جا کر ملاقات کرتے رہے اور انکی وفات پر صاحبان کمشنر وفنانشل کمشنر اور صاحب

کسو ہسے کچہ مدد نہ لیا تو واسو نہین دیا بیت جگہ ہمارے

ابو سعید محمد حسین بٹالوی

۲۵

لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے خطوط مین بہت سا افسوس ظاہر کیا ہے اور آئیندہ کے لئے قدر دانی اور اس خاندان کے لحاظ اور رعایت کا وعدہ فرمایا ہے - اسی شرف خاندان اور قدیم خیر خواہ ہونیکے لحاظ سے صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اندنون مین مرزا **سلطان احمد** (فرزند مولف) کے لئے **تحصیلداری** کی خاص سفارش کی ہے جسکی رپورٹ بہ تعمیل حکم ضلع سے روانہ ہو چکی ہے - الغرض یہہ خاندان قدیم سے خیر خواہ اور زیر نظر عنایت گورنمنٹ چلا آتا ہے - **ان حالات** و واقعات کی **تصدیق** کے لئے منجملہ ان چٹھیات کے جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہین ہم تین چٹھیان حاشیہ مین نقل کرتے ہین تاکہ حاسد ناعاقبت اندیش اس خاندان کی گورنمنٹ انگریزی مین قدر و منزلت سے آگاہ ہو کر اپنے ارادہ بد و نیت فاسد سے باز آوین اور عام مسلمان انکے دہوکہ مین آکر اس کتاب اور اُسکے مولف سے بدگمان اور متوحش نہو ن
ہر چند خاصکر **مولف** کتاب (مرزا غلام احمد صاحب) سے انکی عالمانہ اور درویشانہ وضع

نقل مراسلہ

([illegible] صاحب)

نمبر ۳۵۳

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضے
رئیس قادیان حفظہ
عرایضہ شما مشعر بر یاد دہانی خدمات
و حقوق خود و خاندان خود بہ ملاحظہ حضور
اینجانب در آمد ما خوب میدانیم کہ بلاشک
شما و خاندان شما از ابتدای دخل و حکومت
سرکار انگریزی جان نثار و فاکیش ثابت قدم
ماندہ اید و حقوق شما در اصل قابل قدر
بہر نہج تسلی و تشفی دارید سرکار انگریزی

Translatn of certificate of - J.M.Wilson (2)

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Kadian

I have perused your application reminding me of your and your family's past services and rights I am well aware that since the introduction of the British Govt. you & your family have certainly remained devoted, faithful & steady subjects & that your rights are really worthy of regard

وحالت کے سبب کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوئی مگر جس قدر خیر خواہی گورنمنٹ منصب علیا،

حقوق و خدمات خاندان شما ہرگز فراموش نخواہد کرد بموقع مناسب برحقوق و خدمات شما غور و توجہ کردہ خواہد شد باید کہ ہمیشہ ہوا خواہ و جان نثار سرکار انگریزی بمانند کہ درین امر خوشنودی سرکار و بہبودی شما متصور است۔ فقط

المرقوم ۱۱- جون
۱۸۴۹ء
مقام لاہور - انار کلی

In every respect you may rest assured & satisfied that the British Govt. will never forget your family's rights and services which will receive due consideration when a favorable opportunity offers itself.

You must continue to be faithful & devoted subjects as in it lies the satisfaction of the Govt. & your welfare.

11-6-1849 Lahore

نقل مراسلہ

(رابرٹ کسٹ صاحب بہادر کمشنر لاہور)

تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان بعافیت باشند۔

ازانجا کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیر خواہی و مددہی سرکار دولتمدار انگلشیہ درباب نگاہداشت سواران و بہم رسانی اسپان بخوبی بمنصۂ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ سے آج تک

[T]ranslation of Mr. Robert Cust's Certificate

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan
Chief of Kadian

As you rendered great help in enlisting Sowars & supplying horses to Govt. in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its beginning up to date & thereby gained the favor of Govt., a Khilat worth

کسی سے کچھ عاریۃً لیا تو واپس نہیں دیا بابت جگہ ہے

ابو سعید محمد حسین جہتم شا[illegible]

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸

اور درویشوں کو مناسب ہے اور انکی قدرت میں داخل ہے اس سے انہوں نے بھی دریغ نہیں کیا عالموں کی تلوار قلم ہے

Rs 200/. is presented to you in recog-
-nition of good services & as a reward
for your loyalty.

Moreover in accordance with the
wishes of Chief Commissioner as
conveyed in his no. 576 of 10th August 58
this parwana is addressed to you
as a token of satisfaction of Govt
for your fidelity and repute.

Translation of Sir Robert Egerton
Financial Commr.'s Murasla
of 29th June 1876

My dear friend Ghulám Qádir

I have perused your letter
of the 2nd instant & deeply regret
the death of your father Mirza
Ghulam Murtaza who was a
great well wisher & faithful chief
of Govt.

In consideration of your family

آپ بدل ہواہ خواہ سرکار رہے ہو
اور باعث خوشنودی سرکار ہوا
لہذا بجلدوی اس خیرخواہی و خیرسگالی
کے خلعت مبلغ دو صد روپیہ کا سرکار
سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی
صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶ مورخہ
۱۰ اگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی
سرکار و نیکنامی و وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے
مرقوم تاریخ [illegible] ۱۸۵۸ء

نقل مراسلہ فنانشل کمشنر پنجاب

مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر
رئیس قادیان حفظہٗ۔

آپ کا خط ۲ - ماہ حال کا لکھا ہوا ملاحظہ
حضور اینجانب میں گذرا مرزا غلام مرتضی
صاحب آپ کی والد کی وفات سے ہمکو
بہت افسوس ہوا مرزا غلام مرتضی
سرکار انگریزی کا اچھا خیرخواہ اور وفادار
رئیس تھا ہم آپ کی خاندانی خدمات
کے لحاظ سے اسی طرح پر عزت کرینگے
جس طرح تمہارے باپ وفادار

اور فقیرون کا ہتھیار دعا۔ مولف نے ان ہتھیارون کے ساتھ گورنمنٹ کی خیر خواہی و معاونت سے دریغ نہین فرمایا اپنی قلم سے بارہا لکھہ چکے اور اپنی اسی کتاب مین جسکی اشاعت انکا شبارو زی فرض ہے وہ صاف درج کر چکے ہین کہ* "گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتون سے ایک نعمت ہے۔ یہہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہہ سلطنت مسلمانون کے لئے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانون کے لئے ایک باران رحمت بھیجا۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے اسلام کا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۹

services I will esteem you with the same respect as that bestowed on your loyal father. I will keep in mind the restoration & welfare of your family when a favorable opportunity occurs

کی گیجاتی تہی۔ ہمکو کسی اچہے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور بحالی کا خیال رہیگا۔

المرقوم ۲۹ جون ۱۸۶۰ء

الراقم۔ سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب

* **اصل کلام** مولف یہہ ہے جو اس کتاب کے حصہ سوم و چہارم سے بہ تلخیص نقل کیا جاتا ہے۔

حصہ سوم کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین مسلمانون پر جن امور کا اپنی اصلاح حال کے لئے اپنی ہمت اور کوشش سے انجام دینا لازم ہے وہ انہین فکر اور غور کے وقت آپ ہی معلوم ہو جائینگے حاجت بیان و تشریح نہین مگر اسجگہ ان امرون مین سے یہہ امر قابل تذکرہ ہے جس پر گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایات اور توجہات موقوف ہین کہ گورنمنٹ ممدوحہ کے دل پر اچھی طرح یہہ امر مرکوز کرنا چاہئے کہ مسلمانان ہند ایک وفادار رعیت ہے کیونکہ بعض ناواقف انگریزون نے خصوصاً ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے کہ جو کمیشن تعلیم کے اب پریسیڈنٹ ہین اپنی ایک مشہور تصنیف مین اس دعوی پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیر خواہ نہین ہین اور انگریزون سے جہاد کرنا فرض سمجھتے ہین۔ گو یہہ خیال ڈاکٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنے کے بعد ہر یک شخص پر محض بے اصل اور خلاف واقعہ ثابت ہوگا

ہرگز یہہ اصول نہین کہ مسلمانون کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اٹھاویں اوسکے ظل حمایت مین بامن وآسایش رہکر اپنا مقسوم کھاوے اُسکی انعامات متواترہ سی

لیکن افسوس کہ بعض کوہستانی اور بے تمیز سفہا کی نالایق حرکتین اس خیال کی تایید کرتی ہیں اور شاید انہیں اتفاقی مشاہدات سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا وہم بہی مستحکم ہوگیا ہی کیونکہ کبہی کبہی جاہل لوگون کی طرف سی اس قسم کی حرکات صادر ہوتی رہتی ہین لیکن محقق پر یہہ امر پوشیدہ نہین رہ سکتا کہ اس قسم کے لوگ اسلامی تدین سے دور و مہجور ہین اور ایسے ہی مسلمان ہین جیسے سکہین عیسائی تہا پس ظاہر ہی کہ اُنکی یہہ ذاتی حرکات ہین نہ شرعی پابندی سے اور اُنکی مقابل پر اُن ہزارہا مسلمانون کو دیکہنا چاہئی کہ جو ہمیشہ جان نثاری سے خیر خواہی دولت انگلشیہ کی [illegible] ہین اور [illegible] مین [illegible] لوگون کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو باعلم اور باتمیز تہا ہرگز مفسدہ مین شامل نہین ہوا بلکہ پنجاب مین بہی غریب غریب مسلمانون نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سی زیادہ مدد دی چنانچہ ہمارے والد صاحب مرحوم نے بہی باوصف کم استطاعتی کے اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی سی پچاس گہوڑی اپنی گرہ سی خرید کرکے اور پچاس مضبوط اور لایق سپاہی بہم پہونچاکر سرکار مین بطور مدد کے نذر کئی اور اپنی غریبانہ حالت سی بڑہ کر خیر خواہی دکہلائی اور جو مسلمان صاحب دولت وملک تہے اُنہون نی تو بڑی بڑی خدمات نمایان ادا کئی - اب ہم پہر اس تقریر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں گہ گو مسلمانون کی طرف سی اخلاص اور وفاداری کے بڑی بڑی نمونہ ظاہر ہوچکے ہین مگر ڈاکٹر صاحب نے مسلمانون کی بدنصیبی کی وجہ سی اُن تمام وفاداریون کو نظر انداز کردیا اور نتیجہ نکالنے کے وقت اُن مخلصانہ خدمات کو نہ اپنی قیاس کے صغری مین جگہہ دی اور نہ کبری مین بہرحال ہماری بہائی مسلمانون پر لازم ہی کہ گورنمنٹ پر اُنکی وہم کون سی متاثر ہونے سے پہلے ہی بطور پر اپنی خیر خواہی ظاہر کرین - جس حالت مین شریعت اسلام کا یہہ واضح مسئلہ ہی جسپر تمام مسلمانون کا اتفاق ہی کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جسکے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہون اور جسکے عطیات سی ممنون منت اور مرہون احسان ہون اور جسکی

پرورش پاوی پہر اسی پہ عقرب کی طرح نیش چلاوی - اور دعا سے بہی انہون نے اس گورنمنٹ کو

مبارک سلطنت حقیقت مین نیکی اور ہدایت پہیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے تو پہر بڑے افسوس کی بات ہی کہ علماء اسلام اپنے جمہوری اتفاق سی اس مسئلہ کو اچہی طرح شایع نہ کریکے ناواقف لوگون کی زبان اور قلم سے مورد اعتراض ہوتے رہین جن اعتراضون سے اُنکو دین کی سستی پائی جائے اور اُنکی دنیا کو ناحق ضرر پہونچے - سو اس عاجز کی دانست مین قرین مصلحت یہہ ہی کہ انجمن اسلامیہ لاہور و کلکتہ و بمبئی وغیرہ یہہ بندوبست کرین کہ چند نامی مولوی صاحبان جنکی فضیلت اور علم اور زہد اور تقوی اکثر لوگون کی نظر مین مسلّم الثبوت ہو اس امر کے لئے چن لئے جائین کہ اطراف اکناف کی اہل علم کو جو اپنی مسکن کے گرد نواح مین کسیقدر شہرت رکہتی ہون اپنی عالمانہ تحریرین جنمین برطبق شریعت حقہ سلطنت انگلشیہ سی جو مسلمانان ہند کی مربی و محسن ہی جہاد کرنیکی صاف ممانعت ہو اُن علماء کی خدمت مین بہ ثبت مہر بہیجدین کہ جو بموجب قرارداد بالا اس خدمت کے لئے منتخب کئے گئے ہین اور جب سب خطوط جمع ہو جائین تو یہہ مجموعہ خطوط جو مکتوبات علماء ہند سے موسوم ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع مین بہ صحت تمام چہپایا جاوی اور پہر دس بیس نسخے اُسکے گورنمنٹ مین اور باقی نسخجات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان خاص کر سرحدی ملکون مین تقسیم کئے جاوین یہہ سچ ہی کہ بعض غمخوار مسلمانون نے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خیالات کا رد لکہا ہی مگر یہہ دو چار مسلمانون کا رد جمہوری رد کا ہرگز قایم مقام نہین ہو سکتا بلاشبہ جمہوری رد کا ایسا اثر قوی اور پر زور ہوگا جسمین ڈاکٹر صاحب کی تمام غلط تحریرین خاک سی ملجاینگی اور بعض ناواقف مسلمان بہی اپنے سچے اور پاک اصول سی بخوبی مطلع ہو جائینگے اور گورنمنٹ انگلشیہ پر بہی صاف باطنی مسلمانون کی اور خیرخواہی اس رعیت کی کماحقہ کہل جاویگی اور بعض گستاخی جہلاء کے خیالات کی اصلاح بہی بذریعہ اسی کتاب کی وعظ و نصیحت کے ہوتی رہیگی - بالآخر یہہ بات بہی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجہتے ہین کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہہ حق واجب ہے کہ بنظر اُن احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سی اُسکی حکومت اور آرام بخش حکمت

بہت دکھ دیا گیا ہے انکی آخری دعا انکے اشتہار مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسکی بابت ۴۰۰۰ ہزار

کے ذریعے عام خلایق پیوار دین سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالے کے ایک نعمت سمجہین اور شکر اور نعماء الہی کے اُسکا شکر بہی ادا کرین لیکن پنجاب کے مسلمان تو بڑے ہی ناشکر گذار ہونگے اگر وہ اس سلطنت کو جو اُنکے حق مین خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہی نعمت عظمیٰ یقین نہ کرین اُنکو سوچنا چاہئی کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پُر ملالت مین تھے اور پہر کیسے امن و امان مین اگئے پس فی الحقیقۃ یہہ سلطنت اُنکے لئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکہتی ہے جسکے آنے سے سب تکلیفین اُنکی دور ہوئین اور ہر یک قسم کے ظلم و تعدی سے نجات حاصل ہوئی اور ہر یک ناجایز روک اور مزاحمت سے آزادی میسر آئی کوئی ایسا مانع نہین کہ جو ہمکو نیک کام کرنے سے روک سکے یا ہماری آسایش مین خلل ڈال سکے پس حقیقت مین خداوند کریم و رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانون کے لئے ایک باران رحمت بہیجا ہی جس سے پودہ اسلام کا پہر اس ملک پنجاب مین سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جسکے فواید کا اقرار حقیقت مین خدا کے احسانون کا اقرار ہے یہی سلطنت ہی جسکی آزادی ایسی بدیہی اور مسلم الثبوت ہے کہ بعض دوسرے ملکون سے مظلوم مسلمان ہجرت کرکے اس ملک مین آنا بدل و جان پسند کرتے ہین۔ جس صفائی سے اس سلطنت کے ظل حمایت مین مسلمانون کی اصلاح کے لئے اور اُنکی بدعات مخلوطہ دور کرنیکے لئے وعظ ہوسکتا ہے اور جن تقریبات سے علماء اسلام کو ترویج دین کے لئے اس گورنمنٹ مین جوش پیدا ہوتے ہین اور فکر اور نظر سے اعلے درجہ کا کام لینا پڑتا ہے اور عمیق تحقیقاتون سے نایٔبہ دین متین مین تالیفات ہوکر حجت اسلام مخالفین پر پوری کیجاتی ہے وہ میری دانست مین آجکل کسی اور ملک مین ممکن نہین۔ یہی سلطنت ہے جسکی عادلانہ حمایت سے علماء کو مدتون کے بعد گویا صدہا سال کے بعد یہہ موقعہ ملا کہ بے دہڑک بدعات کی آلودگیون سے اور شرک کی خرابیون سے اور مخلوق پرستی کے فسادون سے نادان لوگون کو مطلع کرین اور اپنے رسول مقبول کا صراط مستقیم کہولکر بتلادین کیا ایسی سلطنت کی بدخواہی جسکے زیر سایہ تمام مسلمان امن اور آزادی سے بسر کرتے ہین اور فرایض دین کو کما حقہ بجالاتے ہین اور ترویج دین مین سب ملکون سے

کاپی چھپواکر ہند اور انگلنڈ مین اُنہون نے شایع کرنی چاہی ہے یہہ کلمات دعائیہ مرقوم ہین۔ انگریز جنکی شایستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہمکو اپنے احسانات اور

زیادہ مشغول ہین جایز ہوسکتی ہی حاشا وکلا ہرگز جایز نہین اور نہ کوئی نیک اور دیندار آدمی ایسا بدخیال دلمین لاسکتا ہے ہم سچ سچ کہتے ہین کہ دنیا مین آج یہی ایک سلطنت ہی جس کے سایہ عاطفت مین بعض بعض اسلامی مقاصد ایسے حاصل ہوتے ہین کہ جو دوسرے ممالک مین ہرگز ممکن الحصول نہین۔ شیعون کے ملک مین جاؤ تو وہ سنت جماعت کی وعظون سے افروختہ ہوتے ہین اور سنت جماعت کے ملکون مین شیعہ اپنی رای ظاہر کرنے سے خایف ہین ایسا ہی مقلدین موحدین کے شہرون مین اور موحدین مقلدین کے بلاد مین دم نہین مار سکتے۔ اور گو کسی بدعت کو اپنی آنکھ سے دیکھ لین مونہہ سے بات نکالنے کا موقعہ نہین رکھتے آخر یہی سلطنت ہے جسکی پناہ مین ہر [illegible] اپنی رای ظاہر کرسکتا ہے اور یہہ بات اہل حق کے لئے نہایت ہی مفید ہی کیونکہ جس ملک مین بات کرنیکی گنجایش ہی نہین نصیحت دینی کا حوصلہ ہی نہین اُس ملک مین کیونکر راستی پہیل سکتی ہی راستی پہیلانے کے لئے وہی ملک مناسب ہی جسمین آزادی سے اہل حق وعظ کرسکتے ہین۔ یہہ بہی سمجھنا چاہئے کہ دینی جہادون سے اصلی غرض آزادی کا قایم کرنا اور ظلم کا دور کرنا تہا اور دینی جہاد انہین ملکون کے مقابلہ پر ہوئے تہے جنمین واعظین کو اپنی وعظ کے وقت جان کا اندیشہ تہا اور جنمین امن کے ساتہہ وعظ ہونا قطعی محال تہا اور کوئی شخص طریقہ حقہ کو اختیار کرکے اپنی قوم کی ظلم سے محفوظ نہین رہ سکتا تہا لیکن سلطنت انگلشیہ کی آزادی نہ صرف ان خرابیون سے خالی ہے بلکہ اسلامی ترقی کی بدرجہ غایت ناصر اور موید ہی مسلمانون پر لازم ہی کہ اس خداداد نعمت کا قدر کرین اور اسکو ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات مین قدم بڑہادین"۔

اور **حصہ چہارم** کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین۔ "تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ بعض صاحبون نے مسلمانون مین سے اس مضمون کی بابت کہ جو حصہ سوم کے ساتہہ گورنمنٹ انگریزی کی شکرگذاری مین شامل ہے اعتراض کیا سا اور بعض نے خطوط بہی بہیجے اور بعض نے سخت

دوستانہ معاملات سے ممنون کرکے اس بات کے لئے دلی جوش بخشتا ہے کہ ہم اونکے دین و دنیا کے لئے دلی جوش سے بہبودی اور سلامتی چاہیں تا انکے گورے و سپید مونہہ

اور درشت لفظ بھی بکھے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریوں پر کیوں ترجیح دی لیکن ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شائستگی اور حسن انتظام کی روسے ترجیح ہو اُسکو کیونکر چھپا سکتے ہیں۔ خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے گو وہ کسی گورنمنٹ میں پائی جائے الحکمۃ ضالۃ المومن الخ اور یہہ بھی سمجھنا چاہئے کہ اسلام ہرگز یہہ اصول نہیں ہے کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اوٹھاوے اُسکے ظل حمایت میں باامن و آسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے اُسکے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پھر اوسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اُسکے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر بجا لاوے [illegible] اپنے اصول مقبول کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھہ کریں اور منعم کا شکر بجالاویں اور جب کبھی ہمکو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کمال ہمدردی سے پیش آویں اور بہ طیب خاطر معروف اور واجب طور پر اطاعت اُٹھاویں سو اس عاجز نے جسقدر حصہ سوم کے پرچہ مشمولہ میں انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی کی اُن بزرگ تاکیدون نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں مجھکو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے سو ہمارے بعض ناسمجھہ بھائیون کی یہہ افراط ہے جسکو وہ اپنی کوتاہ اندیشی اور بخل فطرتی سے اسلام کا جز سمجھہ بیٹھے ہیں۔

ای جفاکیش نہ عذر است طریق عشاق
ہرزہ بدنام کنی چند نکو نامے را (براہین احمدیہ)

جس طرح دنیا مین خوبصورت ہین آخرت مین بہی نورانی و منور ہون - فضل اللہ تعالی خیرھم فی الدنیا والاخرہ - اللھم اھدھم واید ھم بروح منک واجعل لھم حظا کثیرا فی دینک - الخ"

پہر ایسے **شخص** پر یہہ **بہتان** کہ اسکے دل مین گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف ہے پرلے سرے کی **بے ایمانی** اور شرارت شیطانی نہین تو کیا ہے - **خیر خواہان** سلطنت و پیروان مذہب اسلام ان یاوہ گو حاسدون کی ایسی باتین ہرگز نہ سنین اور اس کتاب یا مولف کی طرف سے بدظنی کو اپنے دلون مین جگہ نہ دین - **گورنمنٹ** سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہین کہ وہ ان باتون کو مولف کی نسبت ہرگز نہ سنیگی - بلکہ جو ان باتون کو گورنمنٹ تک پہونچایگا - اسکو اسکی دروغ گوئی پر سرزنش کریگی -

شاید وہ مفتری حاسد اپنے افترا کی تائید مین اس کتاب کی ان **عبارات و بشارات** کو جنمین مولف نے اپنی یا اسلام کی فتح اور مخالفین اسلام کی ہزیمت کی خبرین دی ہین یا اپنی مشابہت مسیح علیہ السلام سے بیان کی ہے عوام مین جنکو وہ بہکانا چاہتے ہین **پیش کرین** یا کر چکے ہون - **لھذا** اس مقام مین ان عبارات و بشارات کا حل مطلب ضروری ہے تاکہ عوام ان عبارات و بشارات کے مطالب سمجھنے مین غلطی نہ کھائین اور ان مفتریون کے دہوکہ مین نہ آجائین - پس واضح ہو کہ وہ عبارات و بشارات جن سے ان مفتریون کے ہاتہہ مارنے کا گمان ہے یہہ ہین -

(۱) آیۃ بشارت فتح اسلام - جو براہین احمدیہ مین بصفحہ ۵۱۵ منقول ہے اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۷۳)

انا فتحنا لک فتحا مبینا

(۲) آیتہ پشین گوئی ہزیمت مخالفین اسلام جو براہین مین بصفحہ ۴۹۸ موجود ہے

ام یقولون نحن جمیع منتصر سیھزم الجمع ویولون الدبر -

کہ کیا وہ کہتے ہین ہم سب بدلہ لینے والے ہین - وہ سب بہگائے جائینگے اور پیٹہہ پہیر دینگے -

(۳) مولف کی یہہ کشفی پیش گوئی جو بصفحہ ۵۱۵ براہین احمدیہ منقول ہے کہ اس موقع

(الہام آیت الفتح) کے اثنا میں جبکہ یہہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا۔ بعالم کشف چند ورق ہاتھ مین دیئے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ فتح کا نقارہ بجے پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقون کے دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا کیا کہتی ہے تمہاری تصویر جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہین اور تصویر کے یمین و یسار مین حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکھا تھا۔"

(۴) مولف کی یہہ الہامی پیش گوئی بزبان انگریزی بصفحہ ۴۸۴ کتاب براہین احمدیہ

گاڈ اِز کَم اِنگ بائی ہز آرمی ۔	God is coming by his army
ہی اِز ود یُو ٹو کل اینمی ۔	He is with you to kill enemy

خدا اپنے لشکر کے ساتھ آرہا ہے وہ دشمن کے مارنے کے لئے تیرے ساتھ ہے۔

(۵) آیت خطاب مولف بلفظ یا عیسیٰ جو براہین مین بصفحہ ۵۵۶ اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۷۳) منقول ہوچکی ہے۔

(۶) مولف کی نسبت یہہ بشارت بصفحہ ۵۲۱ کتاب کہ "بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے"۔

اسی قسم کی اور آیات و بشارات بزبان عربی فارسی و انگریزی اس کتاب مین پائے جاتے ہین اور اُسکی کے مطابق اس کتاب کے معاونون اور مولف کی معتقدون کی کلام مین الفاظ نصرت و فتح مستعمل ہوئے ہین۔ (دیکھو اشتہار طولانی جماعت معاونین کتاب مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسمین لفظ فتح و نصرت موجود ہین اور بحق مولف یہہ شعر منقول ہے ؎ سب مریضون کے ہے تمہین پہ نگاہ ۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے)

ولیکن اس کتاب مین ان بشارات و عبارات کے الفاظ کی تشریح و تفسیر ایسی ہوچکی ہے کہ اسمین کسی مفتری کے افترا اور کسی مفسد کے اختراع کی گنجایش نہین۔ اسمین صاف اور کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فتح اسلام سے

ملکی فتح مراد نہین اور نہ ہزیمت مخالفین اسلام سے انکا میدان جنگ مین شمشیر و تفنگ سے بہاگ جانا مراد ہے بلکہ فتح اسلام سے اسکا دلایل و بیان و حجت و برہان سے غالب ہونا۔ اور ہزیمت و مغلوبیت مخالفین سے انکا بحث و دلایل سے عاجز آنا مراد ہے۔

اور مولف کو بلفظ **یا عیسیٰ** مخاطب کرنے سے یہہ **مراد** نہین ہے کہ مولف درحقیقت وہ مسیح موعود ہے جسکا اہل اسلام اور عیسائیون (دونو) کو انتظار ہے بلکہ اس سے مراد یہہ ہے کہ مولف حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہ* اور بعض اوصاف مین مماثل ہے سو یہہ انکے جسمانی اور سیاست ملکی کے اوصاف مین بلکہ صرف روحانی اور تعلیمی صفت مین

اور **مولف کے کپڑون سے بادشاہون کی برکت** ڈہونڈنے سے یہہ مراد نہین کہ اُنکو ظاہری بادشاہت ہوجائیگی اور دوسرے بادشاہ موجودہ وقت خصوصاً انگریز جنکے ظلّ حمایت و بادشاہت مین مولف رہتا ہے اُنکے زیر حکومت ہوجائینگے بلکہ اس سے انکی دینی بادشاہی اور روحانی سرداری اور اخروی پیشوائی مراد ہے اس بشارت کی نظیرین **حضرت مسیح کی** وہ بشارتین ہین جو عیسائیون کے زعم مین عہد عتیق وجدید مین انکی **بادشاہت** و تسلط کی نسبت وارد‡ ہین۔ **حالانکہ** حضرت مسیح عیسائیون

---

* یہہ تشبیہہ بعینہ ان تشبیہون کی مانند ہے جو عیسائیون کے اعتقاد مین عہد عتیق وجدید مین حضرت مسیح کے حق مین ابراہیم سے (پیدایش ۱۷-۵) آدم سے (روم ۵-۱۴) اسحاق سے (پیدا ۲۲-۱و۲) پناہ کے شہر سے (گنتی ۳۵-۶) پیتل سانپ سے (خر ۲۲-۲۹) پیتل کے حوض سے (خر ۳۰-۱۸) بزغالہ سے (احبار ۱۶-۳۰) وغیرہ وغیرہ سے وارد ہین جنسے کوئی مسلمان یا عیسائی یہہ سمجھہ نہین سکتا کہ مسیح درحقیقت آدم یا ابراہیم یا پیتل کا حوض یا بزغالہ وغیرہ ہے۔

‡ کہ وہ خدا کا تخت نشین ہے (مکاشفات یوحنا ۳-۲۱) وہ داؤد کے تخت پر اور اُسکے ملک پر آج سے لیکے ابد تک بندوبست کریگا۔ (یسعیا ۹-۷ وغیرہ) مینے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہے (زبور ۲-۶ وغیرہ) اے پہلوان اپنی تلوار کو جو